http://dailygawadarbusiness.com.pk

Email.dailygwadarbusiness@gmail.com

Member APNS

کراچی اور کوئٹہ سے بیک وقت شائع ہونے والا کثیر الاشاعت

Daily Gwadar Business Quetta

روزنامہ گوادر بزنس کوئٹہ

ABC Certified

جلد 22 | منگل 22 ستمبر 2026ء | 09 ربیع الثانی 1448ھ | قیمت 5 روپے | شمارہ 73

امریکا اور ایران کے درمیان مذاکرات کے لئے سفارتی رابطے جاری

ایران نے جنگ کے خاتمے کے لئے نئی شرائط پیش کردیں

پاکستان بھی ثالثی کی کوششوں میں شریک ہے (قطری وزارت خارجہ) جب تک امریکا اپنی ذمے داریاں پوری نہیں کرتا، آبنائے ہرمز دوبارہ نہیں کھولی جائے گی، محسن رضائی

حملہ ہوا تو امریکا کو ایسے ہتھیاروں سے جواب دیں گے جس سے دنیا حیران ہوجائے گی، اس بار ہمارا ہدف امریکا کے انٹیلی جنس مراکز بھی شامل ہوسکتے ہیں، ایران

دوحا/تہران/واشنگٹن (این این آئی) قطر نے کہا ہے کہ امریکا اور ایران کے درمیان مذاکرات دوبارہ شروع کرانے کے لیے گزشتہ تقریباً دو ہفتوں سے سفارتی رابطے اور مختلف تجاویز پر بات چیت جاری ہے جبکہ پاکستان بھی دونوں ممالک کے درمیان ثالثی کی کوششوں (بقیہ نمبر 1 صفحہ 3 پر)

محسن نقوی کا سرکاری دورہ ایران، ایرانی ہم منصب اسکندر مومنی سے ملاقات

ملاقات میں دوطرفہ تعلقات اور علاقائی صورتحال پر تفصیلی تبادلہ خیال

تہران (این این آئی) وفاقی وزیر داخلہ محسن نقوی سرکاری دورے پر تہران پہنچ گئے جہاں انہوں نے ایرانی ہم منصب اسکندر مومنی سے تفصیلی ملاقات کی جس میں دوطرفہ تعلقات (بقیہ نمبر 15 صفحہ 3 پر)

وزیراعظم شہباز شریف 25 ستمبر کو اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی سے خطاب کریں گے

نیویارک (این این آئی) وزیراعظم شہباز شریف 21 سے 25 ستمبر تک نیویارک میں جنرل اسمبلی کے اعلیٰ سطح کے اجلاس میں (بقیہ نمبر 3 صفحہ 3 پر)

بجلی کے نان پروٹیکٹڈ گھریلو صارفین کو ریلیف دینے کی تجویز

جس ماہ 200 یونٹ سے زیادہ بجلی استعمال ہوگی اضافی نرخ بھی اسی ماہ لئے جائینگے

لاہور (این این آئی) پاور ڈویژن نے بجلی کے نان پروٹیکٹڈ گھریلو صارفین کو ریلیف دینے کی تجویز پر غور شروع کردیا۔ ذرائع کے مطابق پاور ڈویژن نے پروٹیکٹڈ فارمولے پر (بقیہ نمبر 2 صفحہ 3 پر)

☆☆☆

کراچی اور کوئٹہ سے بیک وقت شائع ہونے والا کثیر الاشاعت روزنامہ
Daily Gwadar Business
روزنامہ
ABC Certified
گوادر بزنس
ایڈیٹر ریاض احمد

مہنگائی بڑھنے کا اعتراف۔۔۔۔۔۔۔

سٹیٹ بنک کی مانیٹری پالیسی کمیٹی نے پالیسی ریٹ 11.5 فیصد پر برقرار رکھنے کا فیصلہ کیا ہے۔ سٹیٹ بنک کے مطابق اجلاس میں 10 میں سے 7 ارکان نے فیصلے کی حمایت کی۔ کمیٹی نے کہا کہ مشرق وسطیٰ کے تنازعہ میں شدت کے باعث بلند عالمی اجناس کی قیمتوں اور سپلائی چین میں رکاوٹوں نے معاشی غیر یقینی صورتحال بڑھا دی ہے۔ اگست میں مجموعی مہنگائی جولائی کی 9.2 فیصد کے مقابلے میں بڑھ کر 11.1 فیصد ہوگئی، تاہم بنیادی مہنگائی توقعات سے معمولی کم رہی۔ بیرونی کھاتے پر دباؤ قابو میں رہا، جبکہ ترسیلات زر اور مالیاتی آمدنی میں اضافہ ہوا۔ کمیٹی کے مطابق موجودہ زری پالیسی درمیانی مدت میں مہنگائی کو 5 سے 7 فیصد کے ہدف تک لانے کے لیے موزوں ہے۔ پاکستان نے یورو بانڈز کے ذریعے عالمی کیپٹل مارکیٹ سے 3 ارب ڈالر حاصل کیے، جبکہ سٹیٹ بنک کے زرمبادلہ ذخائر 21.4 ارب ڈالر تک پہنچ گئے۔ ستمبر میں مہنگائی کی توقعات بڑھنے کے ساتھ کاروباری طبقات وصارف کے اعتماد میں کمی آئی۔ جون میں بڑی صنعتوں کی پیداوار 3.5 فیصد کم ہوئی، تاہم مالی سال 2026ء میں صنعتی نمو 5 فیصد رہی۔ کمیٹی کے مطابق مالی سال 2026ء میں مالیاتی استحکام بجٹ ہدف سے بہتر رہا اور جولائی، اگست میں ایف بی آر کی ٹیکس وصولیاں ہدف کے مطابق رہیں۔ بیرونی شعبے میں جولائی کا کرنٹ اکاؤنٹ خسارہ بڑی حد تک توقعات کے مطابق رہا، کیونکہ درآمدات میں اضافہ برآمدات اور ترسیلات زر میں اضافے سے زیادہ رہا۔ مہنگائی جس سطح پر پہنچ چکی ہے، اس نے عام آدمی کی زندگی اجیرن کر رکھی ہے۔ مانیٹری پالیسی میں جس حد تک مہنگائی ہے، اس کا اظہار نہیں ہوتا۔ برآمدات اور درآمدات میں توازن بھی نہیں ہے۔ جس طرح پاکستان سے برین ڈرین ہو رہا ہے، اس کے مطابق تو ترسیلات زر میں معتد بہ اضافہ ہونا چاہیے تھا۔ مشرق وسطیٰ کی کشیدگی کو جواز کے طور پر بیان کیا گیا ہے، لیکن اس کشیدگی سے پہلے کون سا عام آدمی مہنگائی کی چکی میں نہیں پس رہا تھا؟ آج کی حکومت پی ڈی ایم کی حکومت ہی کا تسلسل ہے۔ اس کی طرف سے کڑے فیصلے کر کے یقین دلایا جاتا رہا کہ عوام کے لیے آسانیاں پیدا ہوں گی مگر ایسا ابھی تک تو نہیں ہوسکا۔ پٹرول اور بجلی کی قیمتیں آسمان سے باتیں کر رہی ہیں۔ جب سے روزانہ کی بنیاد پر قیمتیں مقرر کرنے کی پالیسی اپنائی گئی ہے، تب سے عالمی مارکیٹ کے مطابق پاکستان میں بھی قیمتوں میں کمی بیشی کے بارے میں دعویٰ کیا جاتا ہے مگر اکثر ایسا ہوتا ہے کہ عالمی مارکیٹ میں قیمتیں کم ہونے کے باوجود پاکستان میں بڑھا دی جاتی ہیں، اور اگر کم ہوتی ہیں تو عالمی مارکیٹ میں کم ہونے والی قیمتوں کے تناسب سے بہت ہی کم۔ لیوی، جس کا جواز ہی نہیں بنتا، اس میں بھی اضافہ کر دیا جاتا ہے۔ جماعت اسلامی مسلسل پٹرولیم نرخوں میں اضافے اور لیوی کے خلاف احتجاج کر رہی ہے، مگر حکومت اسے پرِ کاہ کی بھی حیثیت نہیں دے رہی۔ وزیر اعظم کی جانب سے بائیکس، رکشہ، چنگچی اور 800 سی سی والی گاڑیوں کے لیے پٹرولیم نرخوں میں 100 روپے فی لٹر ریلیف دے کر مہنگائی میں ریلیف کا تاثر دیا گیا ہے، جبکہ پٹرولیم نرخ روزانہ بڑھانے کی پالیسی برقرار رکھ کر مہنگائی کو مزید گھمبیر بنایا جا رہا ہے۔ گزشتہ شب بھی پٹرول کے نرخ ساڑھے چار روپے اور ڈیزل کے نرخ 6.10 روپے فی لٹر بڑھائے گئے۔ یہ حکومتی پالیسی عام آدمی کے لیے زہرِ قاتل ہے۔ جس طبقے کو پٹرولیم نرخوں میں معمولی ریلیف دیا گیا ہے، وہ طبقہ مہنگائی میں کمی کے حوالے سے کردار ادا کرنے کی پوزیشن میں نہیں ہے۔ لگتا ہے کہ حکومت ان کو ریلیف دینے سے پہلے ان کو دیے گئے ریلیف کی وصولی دیگر صارفین سے کر لے گی۔ پٹرولیم نرخ جتنے بڑھتے چلے جائیں گے، مہنگائی میں اضافے سے پٹرولیم پر معمولی ریلیف لینے والے بھی متاثر ہوں گے۔ سٹیٹ بنک کی رپورٹ کے مطابق مہنگائی تسلسل سے بڑھ رہی ہے تو عوام کو ریلیف دینے کے حکومتی دعوے چہ معنی دارد؟ عوام تنگ آ کر احتجاج کے لیے سڑکوں پر ہی نکلیں گے۔

کفایت شعاری قومی وسائل کے تحفظ کی جانب حکومت کا اہم قدم

ملکی معیشت کو درپیش چیلنجز اور بڑھتے ہوئے اخراجات کے پیش نظر وفاقی حکومت کی جانب سے کفایت شعاری اور ایندھن کی بچت کے لیے مزید اقدامات کا فیصلہ ایک اہم پیش رفت ہے حکومت نے سرکاری وسائل کے مؤثر استعمال غیر ضروری اخراجات میں کمی اور قومی خزانے پر مالی دباؤ کم کرنے کے لیے متعدد اقدامات کا اعلان کیا ہے جن کا مقصد حکومتی نظام میں مالیاتی نظم وضبط کو فروغ دینا ہے۔

سرکاری گاڑیوں کے لیے ایندھن کی فراہمی میں تین ماہ کیلئے 50 فیصد کمی کی جائے گی تاہم مسلح افواج سول آرمڈ فورسز، قانون نافذ کرنے والے اداروں کی آپریشنل گاڑیوں، ضروری خدمات اور ایف بی آر کی آپریشنل گاڑیوں کو اس فیصلے سے مستثنیٰ قرار دیا گیا ہے ترقیاتی منصوبوں پر بھی یہ اقدام لاگو نہیں ہوگا اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ بچت کے ساتھ ساتھ قومی سلامتی، عوامی تحفظ اور ترقیاتی سرگرمیوں کے تسلسل کو بھی مدنظر رکھا گیا ہے۔

مالی سال 2026-27 کے لیے نان ای آر ای بجٹ میں 5 فیصد کمی کا فیصلہ اور اس کٹوتی کا ماہانہ بنیادوں پر نفاذ حکومتی اخراجات کی نگرانی کے لیے اہم قدم ہے اس کے ساتھ سرکاری گاڑیوں کی تمام اقسام کی خریداری پر مکمل پابندی اور آئی ٹی خریداری کے علاوہ تمام پائیدار اشیاء کی خریداری پر پابندی عائد کی گئی ہے ان اقدامات سے غیر ضروری خریداریوں کی حوصلہ شکنی اور دستیاب وسائل کے بہتر استعمال کی توقع کی جاسکتی ہے اس کے علاوہ

حکومت نے تین ماہ کیلئے بیرونِ ملک سرکاری دوروں اور سفری اخراجات پر بھی مکمل پابندی کا فیصلہ کیا ہے اسکالرشپس، تربیتی کورسز اور ادارہ جاتی معاہدوں کے تحت دوروں کو اس پابندی سے مستثنیٰ قرار دیا گیا ہے ناگزیر بیرونِ ملک دوروں کی صورت میں وزراء اور سرکاری

تحریر۔ جی حسین گجر

عہدیداران اکانومی کلاس میں سفر کریں گے یہ فیصلہ سرکاری اخراجات میں سادگی اور ذمہ داری کے اصول کو اجاگر کرتا ہے

سرکاری اجلاسوں کو ترجیحاً ٹیلی کانفرنسنگ کے ذریعے منعقد کرنے کی ہدایت بھی موجودہ دور کے تقاضوں سے ہم آہنگ ہے جدید ٹیکنالوجی کے ذریعے اجلاسوں کا انعقاد سفری اخراجات میں کمی کے ساتھ وقت کی بچت کا ذریعہ بن سکتا ہے اسی طرح غیر ملکی وفود کے علاوہ سرکاری عشائیوں کی میزبانی، سرکاری فنڈز سے سیمینارز، تربیتی پروگرامز اور کانفرنسز کے انعقاد پر پابندی عائد کی گئی ہے ناگزیر تقریبات کیلئے سرکاری آڈیٹوریمز اور کمیٹی رومز استعمال کرنے کی ہدایت دی گئی ہے

شادی کی تمام تقریبات میں صرف ایک ڈش پیش کرنے کی ہدایت بھی سادگی اور فضول خرچی میں کمی کے رجحان کو فروغ دینے کی کوشش ہے دوسری جانب کاروباری سرگرمیوں کیلئے مختلف اوقات مقرر کیے گئے ہیں دکانیں، مارکیٹیں، شاپنگ مالز اور بازار رات 9 بجے، میرج ہالز، مارکیز اور تقریبات کے تجارتی مقامات رات 10 بجے، جبکہ ریسٹورنٹس، کیفے اور فوڈ آؤٹ لیٹس رات 11 بجے بند ہوں گے۔

ٹیک اوے اور ہوم ڈیلیوری سروسز کو مقررہ اوقات سے مستثنیٰ قرار دیا گیا ہے اسی طرح فارمیسیوں، کلینکس، ہسپتالوں، طبی لیبارٹریز، طبی سامان کی دکانوں، تندوروں، دودھ و ڈیری شاپس، فیول پمپس اور الیکٹرک وہیکل چارجنگ اسٹیشنز کو بھی استثنیٰ حاصل ہوگا۔

جم، کھیلوں کی سہولیات، آئی ٹی کمپنیوں اور کال سینٹرز کو مستثنیٰ قرار دینا ان شعبوں کی مخصوص ضروریات کو مدنظر رکھنے کی عکاسی کرتا ہے

کفایت شعاری اقدامات سے استثنیٰ کی درخواستوں پر کیس ٹو کیس بنیاد پر غور کیا جائے گا اور سفارش منظوری کے لیے وزیر اعظم کو پیش کی جائے گی اس طریقہ کار کے ذریعے ناگزیر ضروریات کو مناسب جانچ پڑتال کے بعد پورا کرنے کی گنجائش برقرار رہے گی صوبائی اور علاقائی حکومتیں بھی اسی نوعیت کے اقدامات اپنانے پر غور کر سکتی ہیں، جس سے قومی سطح پر وسائل کے ذمہ دارانہ استعمال کو فروغ مل سکتا ہے

یہ امر قابلِ ذکر ہے کہ کفایت شعاری کے اقدامات کی کامیابی ان کے مؤثر اور شفاف نفاذ سے وابستہ ہے ضروری خدمات کے تسلسل، کاروباری طبقے کی مشکلات اور عوامی سہولیات کو مدنظر رکھتے ہوئے متوازن حکمتِ عملی اختیار کرنا ضروری ہوگا اسی طرح اخراجات میں کمی کے نتائج کا باقاعدہ جائزہ لینے سے پالیسی کی افادیت بہتر طور پر سامنے آسکے گی۔ پاکستان کو معاشی استحکام کیلئے مالیاتی نظم وضبط، وسائل کے تحفظ اور عوامی ضروریات کے درمیان توازن قائم کرنا ہوگا۔

وفاقی حکومت کے حالیہ اقدامات اسی مقصد کی جانب ایک کوشش ہیں، مگر ان کی اصل کامیابی اعلانات میں نہیں بلکہ قابلِ پیمائش نتائج میں ظاہر ہوگی اگر ہر وزارت، ادارہ اور متعلقہ انتظامیہ اپنے اخراجات، ایندھن کے استعمال اور خریداری کے فیصلوں کا باقاعدہ حساب عوام کے سامنے پیش کرے تو کفایت شعاری محض وقتی پابندی نہیں رہے گی بلکہ حکمرانی کے مستقل معیار میں تبدیل ہوسکے گی۔

قومی خزانہ عوام کی امانت ہے اس لیے اس کے استعمال میں شفافیت، ترجیحات اور جواب دہی بنیادی اصول ہونے چاہییں کفایت شعاری کا مطلب صرف اخراجات کم کرنا نہیں بلکہ یہ طے کرنا بھی ہے کہ محدود وسائل کہاں خرچ کیے جائیں تاکہ عوام کو زیادہ سے زیادہ فائدہ پہنچے اگر بچت کا بوجھ صرف عام شہری، ملازمین یا کاروباری طبقے پر ڈالا گیا اور سرکاری مراعات و غیر ضروری اخراجات برقرار رہے تو یہ پالیسی اعتماد پیدا نہیں کر سکے گی؛ لیکن اگر حکمران طبقہ خود مثال قائم کرے نگرانی کا مؤثر نظام بنائے اور بچنے والے وسائل تعلیم، صحت، روزگار اور بنیادی سہولیات پر صرف کرے تو یہی اقدام معاشی اصلاحات کی مضبوط بنیاد بن سکتا ہے

آخر کار کفایت شعاری کسی ایک نوٹیفکیشن یا تین ماہ کی مہم کا نام نہیں بلکہ قومی ترجیحات کی ازسرنو ترتیب کا امتحان ہے۔ پاکستان کو اب ایسی حکمرانی درکار ہے جس میں ہر خرچ کا جواز ہر رعایت کا مقصد اور ہر بچت کا نتیجہ واضح ہو قومی وسائل کی حفاظت تبھی ممکن ہے جب حکومت سادگی کو اپنی پالیسی، شفافیت کو اپنا طریقہ کار اور عوامی مفاد کو اپنی آخری ترجیح بنائے۔ یہی وہ راستہ ہے جو مالی دباؤ کو قومی نظم وضبط میں اور محدود وسائل کو پائیدار ترقی کے مواقع میں بدل سکتا ہے۔

مہنگائی اور نانی دادی کی باتیں

نعمان یاور

ہمارا دور بھی کیا دور تھا! پیسے کی قدر تھی، اور شاید اس سے بھی زیادہ قدر ان چیزوں کی تھی جو تھوڑے سے پیسوں میں مل جایا کرتی تھیں۔ چند سکے جیب میں کھنک جائیں تو لگتا تھا دنیا کی آدھی ضرورتیں پوری ہوسکتی ہیں۔ روپیہ کوئی معمولی چیز نہیں تھا، اور پیسہ، آنہ، ٹکا۔ یہ سب اپنی اپنی جگہ بڑی اہمیت رکھتے تھے۔ نانی دادی جب اپنا زمانہ یاد کرتیں تو ہم بڑے غور سے سنا کرتے تھے۔

وہ کہتیں، ''ہمارے زمانے میں اتنی مہنگائی کہاں تھی! ضروریات بھی تو اتنی نہیں تھیں۔ جتنی آمدن ہوتی، گھر کے خرچے پورے ہوجاتے۔'' پھر کوئی پرانا قصہ شروع ہوجاتا۔ فلاں چیز اتنے کی آتی تھی، فلاں کام چند روپوں میں ہوجاتا تھا، شادی بیاہ بھی ہوجاتے تھے اور گھر کا چولہا بھی چلتا رہتا تھا۔ ہم سنتے تو دل میں کہیں خیال آتا، شاید بزرگوں کو پرانے زمانے کی چیزیں کچھ زیادہ ہی سستی یاد رہتی ہیں۔ غلط تو وہ یقیناً نہیں کہتے، مگر یادداشت بھی عجیب چیز ہے، وقت گزرنے کے ساتھ اس میں تھوڑا سا رنگ بھر دیتی ہے۔ سو ہمیں لگتا، شاید قصہ کچھ بڑھا چڑھا کر بیان کیا جا رہا ہے۔ پھر ہماری باری آئی۔ اور ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا کہ نانی دادی غلط نہیں کہتی تھیں۔ واقعی ایک زمانہ تھا جب محدود آمدن میں گھر چل جاتا تھا۔ قرض کا مطلب بھی کوئی بہت بڑا مالی بحران نہیں ہوتا تھا۔ ضرورت پڑی تو کسی دوست سے لے لیا، رشتے دار سے مانگ لیا، اگلی آمدن پر واپس کر دیا۔ قرض کی فائلیں نہیں بنتی تھیں، قسطوں کے حساب نہیں ہوتے تھے، بینک کے پیغامات موبائل پر نہیں آتے تھے۔ شادی بیاہ بھی ہوتے تھے۔ گھر بھر جاتے تھے، دیگیں چڑھتی تھیں، رشتے دار آتے تھے، خوشیاں منائی جاتی تھیں اور حیرت کی بات یہ کہ لوگ ان خوشیوں کے بعد برسوں تک قرض نہیں اتارتے رہتے تھے۔

پھر زمانہ بدلنے لگا۔ ضروریات بڑھتی گئیں اور وسائل جیسے سکڑتے گئے۔ جو چیز کبھی خواہش تھی، وہ ضرورت بن گئی۔ جو ضرورت تھی، وہ اب معیارِ زندگی بن چکی تھی۔ پہلے ادھار دوستوں اور رشتے داروں سے شروع ہوا، پھر دائرہ بینک تک پہنچ گیا۔ قرض کا نام بھی بدل گیا، شکل بھی، طریقہ بھی۔ اب قرض صرف ضرورت کے وقت نہیں لیا جاتا، بعض اوقات ضرورت پیدا کرے کے لیے بھی لیا جاتا ہے۔ اور پھر ایک نسل ایسی آئی جس کے لیے آن لائن شاپنگ زندگی کا باقاعدہ حصہ بن گئی۔ کریڈٹ کارڈ اور موبائل فون سے اب چیز گھر آنے سے پہلے خریدی جاتی ہے، اور پیسے جانے سے پہلے خرچ ہوجاتے ہیں۔ نانی دادی کے قصے اس نسل کو کچھ عجیب لگتے ہیں۔ کبھی بور لگتے، کبھی غیر ضروری، ایسے جیسے کسی بہت پرانے زمانے کی فلم چل رہی ہو۔ ''ہمارے زمانے میں۔'' سے شروع ہونے والی بات سنتے ہی نئی نسل کے چہرے پر وہی تاثر آ جاتا ہے جو کسی لمبی تقریر کے آغاز پر آتا ہے۔ چنانچہ آج کی نانی دادی بھی محتاط ہوگئی ہیں۔ وہ زیادہ بات نہیں کرتیں۔ انہیں ڈر لگتا ہے کہیں بچے برا نہ مان جائیں۔ کہیں یہ نہ سمجھیں کہ پھر وہی پرانے قصے شروع ہوگئے۔ کہیں کوئی یہ نہ کہہ دے، ''نانی، پلیز! یہ زمانہ اب نہیں ہے۔'' سو انہوں نے اپنے بہت سے قصے اپنے اندر ہی رکھ لیے ہیں۔

کبھی دل چاہتا ہے پرانے زمانے کا کوئی پکوان بنائیں، وہی جس کی خوشبو سے گھر بھر جاتا تھا۔ پھر سوچتی ہیں، بچوں کو پسند نہیں آئے گا۔ کہیں یہ نہ کہیں کہ آج کے زمانے میں کون یہ سب کھاتا ہے۔ اور یوں ایک ایک کر کے پرانے ذائقے بھی خاموش ہوتے جاتے ہیں اور پرانے قصے بھی۔ مہنگائی کے قصے تو خیر اب سب کے پاس ہیں۔ ہر شخص اپنی جیب سے ایک نئی کہانی نکال سکتا ہے۔ دال، سبزی، آٹا، بجلی، پٹرول، سب کی اپنی اپنی داستان ہے۔ مگر شاید مسئلہ یہ ہے کہ مہنگائی پر بات کرتے کرتے ہم خود بھی تھک چکے ہیں۔ روایتی شکوے بھی اب کسی کو زیادہ دیر نہیں بھاتے۔ اور نانی دادی بھی شاید یہ سمجھ گئی ہیں کہ ہر وقت ماضی کا قصہ سنانا ضروری نہیں۔ لیکن کبھی کبھی دل چاہتا ہے کہ کوئی ان کے پاس بیٹھے، موبائل ایک طرف رکھے اور بس اتنا کہے: ''نانی، وہی پرانے زمانے والی بات سنائیں نا۔'' پھر شاید وہ پہلے کچھ دیر خاموش رہیں۔ آنکھوں کے کناروں پر ہلکی سی مسکراہٹ آئے۔ اور پھر کہیں ''اچھا، سنو۔ ہمارے زمانے میں ایک روپیہ ہوتا تھا نا، تو۔''

اور شاید وہیں سے ایک پورا زمانہ دوبارہ زندہ ہو جائے۔ وہ زمانہ جس میں پیسے کم تھے، مگر شاید چیزوں کی قدر زیادہ تھی۔ لوگ کم کما لیتے تھے، مگر ایک دوسرے کے کام زیادہ آتے تھے۔

اور نانی دادی کے پاس بینک بیلنس چاہے کتنا ہی کم ہو، ان کے پاس قصوں کی ایک ایسی دولت تھی جس کی کوئی قیمت نہیں تھی۔

بس افسوس یہ ہے کہ آج کی نسل کے پاس سننے کا وقت کم ہے۔ اور کل کی نانی دادیوں کے پاس سنانے کے لئے کچھ نہیں ہوگا۔

وعدے کے مطابق فون کال آئی، میں نہیں گیا

بکر عطیانی

نومبر 2001 میں میرا فون بجا۔ نمبر نامعلوم تھا، لیکن آواز جانی پہچانی تھی۔ 'وہ شخص دوبارہ آپ سے ملنے کے لیے تیار ہے۔ کیا آپ کابل آسکتے ہیں؟' یہ القاعدہ کا وہ قاصد تھا جس نے چند ماہ قبل قندھار میں اسامہ بن لادن کے ساتھ میرا انٹرویو طے کروایا تھا۔ وہ انٹرویو 11 ستمبر کے حملوں سے پہلے بن لادن کا آخری انٹرویو ثابت ہوا۔ اس وقت تک افغانستان امریکہ کی قیادت میں ہونے والی فوجی یلغار کے باعث بکھر رہا تھا۔ کابل کا سقوط قریب تھا۔ وہاں پہنچنا زیادہ مشکل اور خطرناک ہوتا جا رہا تھا۔ لیکن اس فون کال نے مجھے فوراً قندھار واپس پہنچا دیا، اور اس انتباہ کی یاد دلائی جو میں نے وہاں سنی تھی۔ القاعدہ کے فوجی سربراہ ابوحفص المصری، بن لادن کے قلعہ نما کمپاؤنڈ میں ہونے والے میرے انٹرویو کے دوران موجود تھے۔ انہوں نے مجھ سے کہا: 'امریکہ میں تابوتوں کا کاروبار بڑھ جائے گا۔' انہوں نے مزید کہا کہ ایک 'بڑا سرپرائز' آنے والا ہے، اور امریکی اور اسرائیلی مفادات کو نشانہ بنایا جائے گا۔ چند ماہ بعد 11 ستمبر کے حملے ہو گئے۔ جب میں نے ٹوئن ٹاورز کو گرتے دیکھا تو قندھار میں سنے ہوئے الفاظ میرے ذہن میں گونجنے لگے۔ تقریباً 3,000 افراد مارے گئے اور اس سے کہیں زیادہ زخمی ہوئے۔ امریکہ نے اس کے جواب میں وہ مہم شروع کی جسے بعد میں عالمی 'وار آن ٹیرر' کے نام سے جانا گیا۔ جارج ڈبلیو بش نے دنیا سے کہا: 'یا تو آپ ہمارے ساتھ ہیں، یا دہشت گردوں کے ساتھ ہیں۔' انہوں نے وعدہ کیا کہ وہ 'انہیں بلوں سے نکال کر لائیں گے۔' طالبان حکومت، جس نے القاعدہ کو پناہ دے رکھی تھی، ختم کر دی گئی۔ القاعدہ کی قیادت کا بڑا حصہ مارا گیا اور تنظیم کمزور ہوگئی۔ خود بن لادن 2011 میں پاکستان کے شہر ایبٹ آباد میں مارے گئے۔

لیکن 'وار آن ٹیرر' جاری رہی۔

بن لادن کے پیروکار کئی باران کا یہ قول نقل کر چکے ہیں کہ وہ چاہتے تھے امریکہ افغانستان آئے۔ ان کا کہنا تھا کہ القاعدہ امریکہ کو وہاں کھینچ لائے گی اور ایک طویل جنگ میں پھنسا دے گی۔ وہ متعدد مواقعوں پر القاعدہ کے کردار کو بیان کرنے کے لیے عربی لفظ 'محرّ ضون' استعمال کرتے تھے، جس کا مطلب ہے اکسانے والے، یا وہ لوگ جو دوسروں کو عمل پر آمادہ کریں۔ امریکہ 50 ملکوں پر مشتمل نیٹو کی زیر قیادت ایساف فورس کے ساتھ افغانستان آیا۔ یہ جنگ پھر 20 سال تک جاری رہی۔ آخر کار امریکہ نے افغان طالبان سے مذاکرات کیے۔ دوحہ معاہدے پر امریکہ اور دوسرے فریق کے درمیان دستخط ہوئے، جسے دستاویز میں 'اسلامی امارت افغانستان' کہا گیا، جبکہ ساتھ یہ بھی درج تھا کہ امریکہ اسے ریاست کے طور پر تسلیم نہیں کرتا اور یہ طالبان کے نام سے معروف ہے۔ طالبان نے، کم از کم کاغذوں میں، اس حکومت کا نام دوبارہ حاصل کر لیا تھا جو 20 سال پہلے ان سے چھین لیا گیا تھا۔ افغانستان کی جنگ پر امریکہ کے تقریباً 2.3 ٹریلین ڈالر خرچ ہوئے اور 2,461 امریکی فوجی جان سے گئے۔ 'امریکہ پہلے' کا یہ نظریہ بن لادن کے دور میں القاعدہ کی حکمت عملی کا مرکزی حصہ تھا۔ ان کے نائب ایمن الظواہری نے مجھ سے کہا تھا کہ انہیں 'سانپ کے سر پر ضرب لگانی ہے۔' لیکن عسکریت پسندی ختم نہیں ہوئی۔ وہ بڑھی اور پھیل گئی۔ پاکستان نے 11 ستمبر کے بعد امریکی مطالبات کے ساتھ چلنے کا فیصلہ کیا اور 'وار آن ٹیرر' میں شامل ہوگیا۔

13 ستمبر 2001 کو اس وقت کے امریکی نائب وزیر خارجہ رچرڈ آرمیٹج نے واشنگٹن میں پاکستان کی خفیہ ایجنسی کے سربراہ لیفٹیننٹ جنرل محمود احمد کو سات نکات پر مشتمل مطالبات کی ایک فہرست دی، جو جنرل مشرف تک پہنچائی جانی تھی۔ بعد میں آرمیٹج نے یاد کرتے ہوئے کہا: 'صدر مشرف نے تمام شرائط بلا استثنا قبول کر لی تھیں۔'

پاکستان کا قبائلی خطہ جنگی میدان بن گیا۔ کالعدم تحریک طالبان پاکستان وجود میں آئی۔ پاکستان آج بھی عسکریت پسندی کے خلاف لڑ رہا ہے اور اس جنگ کے نتائج کا سامنا کر رہا ہے۔ افغانستان کے بعد امریکہ کی قیادت میں افواج نے عراق پر حملہ کیا۔ ان کے انخلا کے بعد داعش ابھری، جس نے عراق اور شام میں وسیع علاقے اپنے قبضے میں لے لیے۔ قیمت صرف فوجی نہیں تھی۔ براؤن یونیورسٹی کے 'کاسٹس آف وار' منصوبے کے مطابق، 11 ستمبر کے بعد کی جنگوں پر تقریباً 8 ٹریلین ڈالر خرچ ہوئے۔ انسداد دہشت گردی کے گرد ایک نئی معیشت بھی وجود میں آئی۔ فوجی ٹھیکے، نجی سکیورٹی کمپنیاں، تحقیقی مراکز، جامعاتی پروگرام، خصوصی شعبے، نگرانی کے نظام، مشیر اور ماہرین کا ایک مستقل طبقہ، سب اس جنگ کے گرد پروان چڑھے۔ کئی ٹریلین ڈالر پر مشتمل ایک صنعت بہت سے لوگوں کے لیے ذریعہ معاش بن گئی۔ بہت سے مقامات پر 'وار آن ٹیرر' وسیع تر سیاسی، فوجی اور تجارتی مفادات کے حصول کا ذریعہ بھی بن گئی۔ 11 ستمبر کے 25 برس بعد اس حملے کے متاثرین یاد رکھے جانے اور انصاف کے مستحق ہیں۔ لیکن افغانستان، عراق، پاکستان، فلسطین، شام اور دیگر مقامات کے وہ شہری بھی، جو ان جنگوں میں مارے گئے یا زخمی ہوئے جنہیں امریکہ اور اس کے اتحادیوں نے 11 ستمبر کے نام پر لڑا، یاد رکھے جانے اور انصاف کے مستحق ہیں۔ مئی 2023 میں 'کاسٹس آف وار' منصوبے کی ایک رپورٹ کے مطابق، 11 ستمبر کے بعد کے جنگی علاقوں میں مجموعی اموات کی تعداد کم از کم 45 سے 47 لاکھ کے درمیان ہو سکتی ہے، جس میں لڑائی میں مارے جانے والے افراد کے ساتھ ساتھ وہ کہیں بڑی تعداد بھی شامل ہے جو ان جنگوں کے بالواسطہ اثرات کے باعث جان سے گئی۔ میں قندھار کے اسی کمپاؤنڈ میں بیٹھا تھا جب ابوحفص نے کہا تھا: 'امریکہ میں تابوتوں کا کاروبار بڑھ جائے گا۔' میں نے بن لادن کی طرف دیکھا۔ وہ مسکرائے اور سر ہلایا۔ انٹرویو ختم کر کے جاتے ہوئے بن لادن نے مجھ سے کہا: 'ہم آپ کو دوبارہ بلائیں گے۔' نومبر 2001 میں جانی پہچانی آواز کی وہ فون کال، اسی وعدے کے مطابق آنے والی کال تھی۔ میں نہیں گیا۔

☆☆☆

1

جمالی نے کہا کہ گندارہ اور گردونواح کے علاقوں میں سڑکوں، آبنوشی، صحت، تعلیم اور دیگر بنیادی سہولیات کی بہتری کیلئے عملی اقدامات کیے جا رہے ہیں۔ عوامی نمائندگی کا اصل مقصد عوام کے مسائل ان کی دہلیز پر حل کرنا ہے اور اس سلسلے میں کسی قسم کی غفلت برداشت نہیں کی جائے گی۔ انہوں نے مزید کہا کہ قبائلی نمائندین اور عوامی حلقوں کی تجاویز کو اہمیت دی جائے گی اور علاقے کی اجتماعی ترقی کیلئے سب کو ساتھ لے کر چلیں گے۔ انہوں نے کہا کہ عوام کے ساتھ ہمارا رشتہ مضبوط اور اٹوٹ ہے، حلقہ انتخاب کی ترقی و خوشحالی کیلئے تمام دستیاب وسائل بروئے کار لائے جائیں گے

5

کی جانب سے جاری کردہ مطالبات میں کہا گیا ہے کہ میڈیا پرسنز کے تحفظ اور آزادی صحافت کا دفاع یقینی بنایا جائے جبکہ بلوچستان کے لوکل پریس کلبوں کی بقاء اور فعالیت کے لیے مؤثر حکومتی سرپرستی اور مالی معاونت فراہم کی جائے فورم نے مطالبہ کیا کہ شعراء، ادیبوں اور مصنفین کی سرکاری سطح پر سرپرستی کی جائے، جبکہ صحافیوں کے بچوں کو حکومتی سطح پر اعلیٰ تعلیم کے مواقع فراہم کیے جائیں۔ اسی طرح بلوچستان بھر میں کام کرنے والے نامہ نگاروں کے لیے سرکاری ماہانہ وظیفہ مقرر کرنے کا بھی مطالبہ کیا گیا ہے بلوچستان میڈیا فورم کے مطالبات میں دیہی علاقوں کے ٹی وی چینلز سے وابستہ کارکنوں کو مستقل کرنے کی ضمانت، صحافیوں کے بچوں کے لیے ہر ضلع میں سرکاری ملازمتوں کا کوٹہ مقرر کرنے اور بلوچستان بھر میں نامہ نگاروں، چینل رپورٹرز اور صحافیوں کے خلاف قائم مقدمات کے خاتمے کا مطالبہ بھی شامل ہے فورم نے مزید مطالبہ کیا کہ صحافیوں کے سرکاری فلاح و بہبود فنڈ کی کمیٹی میں بلوچستان میڈیا فورم کو نمائندگی دی جائے تاکہ صحافی برادری کے مسائل اور فلاحی معاملات میں مؤثر آواز شامل ہوسکے

6

جاری کیں۔ دورے کے موقع پر ڈپٹی کمشنر نے سول ہسپتال اور گورنمنٹ کالج میں جاری تعمیر و مرمت کے کاموں کا معائنہ کیا اور مختلف حصوں میں جاری ترقیاتی سرگرمیوں کا جائزہ لیتے ہوئے منصوبوں کی موجودہ پیش رفت کے بارے میں معلومات حاصل کیں۔ سب ڈویژنل آفیسر مواصلات و تعمیرات بلڈنگز محمد صدیق زہری نے ڈپٹی کمشنر خالد خان کو جاری تعمیراتی کاموں، منصوبوں کی پیش رفت اور دیگر متعلقہ امور کے بارے میں تفصیلی بریفنگ دی۔ ڈپٹی کمشنر نے کہا کہ بلوچستان ایجوکیشن ڈویلپمنٹ انیشیٹو کے تحت شروع کیے گئے ترقیاتی منصوبے عوامی فلاح و بہبود کے لیے انتہائی اہمیت کے حامل ہیں، ان منصوبوں کی تکمیل سے شہریوں کو صحت کی بہتر سہولیات جبکہ طالبات کو تعلیمی ماحول اور بنیادی سہولیات میسر آئیں گی۔ انہوں نے متعلقہ افسران کو ہدایت کی کہ جاری تعمیراتی کاموں میں مزید تیزی لائی جائے اور کام کے معیار پر کسی قسم کا سمجھوتہ نہ کیا جائے، جبکہ منصوبوں کی باقاعدگی سے نگرانی کرتے ہوئے مقررہ مدت میں تکمیل کو یقینی بنایا جائے

7

آفیسر عبدالفتاح سمیت محکمہ تعلیم قلات و خالق آباد کے افسران، کالجز کے پرنسپلز اور آر ٹی ایس ایم نے شرکت کی۔ جلاس میں ضلع قلات میں محکمہ تعلیم کی کارکردگی، سرکاری سکولوں میں اساتذہ کی حاضری، زیرِ تعمیر سکولوں کی تکمیل، سکولوں کی عمارتوں کی مرمت، اساتذہ کی کمی، ٹرانسفر و پوسٹنگ، انچارج اور دیگر اہم امور کا تفصیلی جائزہ لیا گیا۔ محکمہ تعلیم کے افسران نے ڈپٹی کمشنر کو غیر حاضر اساتذہ کی تنخواہوں سے کی جانے والی کٹوتیوں اور دیگر انتظامی امور کے حوالے سے تفصیلی بریفنگ دی۔ اس موقع پر ڈپٹی کمشنر قلات انجینئر عائشہ زہری نے کہا کہ تعلیم کے شعبے کی بہتری حکومت کی ترجیحات میں شامل ہے، اس لیے محکمہ تعلیم کو درپیش مسائل کے حل اور تعلیمی اداروں میں سہولیات کی فراہمی کے لیے تمام دستیاب وسائل بروئے کار لائے جا رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ سکولوں میں اساتذہ کی غیر حاضری کسی صورت قابلِ قبول نہیں، غیر حاضر اساتذہ کے خلاف قواعد وضوابط کے مطابق کارروائی عمل میں لائی جا رہی ہے۔ اساتذہ کرام اپنی تمام تر توجہ طلبہ کو معیاری تعلیم کی فراہمی اور ان کی بہترین تربیت پر مرکوز رکھیں۔ ڈپٹی کمشنر نے کہا کہ بچے ہمارے مستقبل کے معمار ہیں، انہیں معیاری تعلیم اور بہتر ماحول فراہم کرنا ہم سب کی مشترکہ ذمہ داری ہے

8

کرتے ہوئے ڈپٹی کمشنر نے کہا کہ ضلع گوادر میں پانچ سال تک عمر کا کوئی بھی بچہ پولیو سے بچاؤ کے حفاظتی قطروں سے محروم نہیں رہنا چاہیے۔ انہوں نے متعلقہ اداروں کو ہدایت کی کہ مؤثر رابطہ کاری، جامع نگ

بقیہ 1

میں شریک ہے۔قطری وزارت خارجہ کے ترجمان ماجد الانصاری کے مطابق قطر کی ثالثی ٹیم تہران اور واشنگٹن کے ساتھ رابطے میں ہے اور مذاکرات کی بحالی کے امکانات کا جائزہ لے رہی ہے۔ان کا کہنا تھا کہ ثالث مختلف دارالحکومتوں کے درمیان سفر کررہے ہیں تاکہ اس معاملے میں پیش رفت ہوسکے۔ماجد الانصاری نے بتایا کہ قطر کو امریکی انتظامیہ کے حکام کی جانب سے یہ یقین دہانیاں بھی ملی ہیں کہ واشنگٹن کسی معاہدے تک پہنچنا چاہتا ہے۔ قطری ترجمان کے مطابق خطے میں استحکام کے لیے علاقائی حل اور ایرانیا بین الاقوامی اتفاق ضروری ہے جو آبنائے ہرمز سمیت اہم آبی گزرگاہوں کے تحفظ کو یقینی بنائے۔ان کا کہنا تھا کہ کسی ایک ریاست کی جانب سے آبی گزرگاہ پر اپنی بالادستی قائم کرکے اسے بطور ہتھیار استعمال کرنا سب کے لیے خطرناک مثال بن سکتا ہے۔۔۔۔۔۔ایران کے سیکیورٹی چیف محسن رضائی نے امریکا کے ساتھ جنگ ختم کرنے کے لیے تہران کی نئی شرائط سامنے رکھ دیں۔عرب میڈیا کو خصوصی انٹرویو میں محسن رضائی نے بتایا کہ ایران نے قطری ثالثوں کے ذریعے اپنی شرائط امریکا تک پہنچا دی ہیں، ایران جنگ کے ابتدائی 40 دنوں کے مقابلے میں اب زیادہ جنگی تجربہ رکھتا ہے اور امریکا کا زیادہ طاقت ور اور تکلیف دہ حملوں سے مقابلہ کیا جائے گا۔ایرانی پارلیمنٹ کے اسپیکر محمد باقر قالیباف نے بھی آبنائے ہرمز کی بندش برقرار رکھنے کا اعلان کرتے ہوئے کہا ہے کہ جب تک امریکا اپنی ذمے داریاں پوری نہیں کرتا، آبنائے ہرمز دوبارہ نہیں کھولی جائے گی۔ایران کی نئی شرائط میں جنگ کا خاتمہ، دونوں ممالک کی خودمختاری کا احترام، ایک دوسرے کے اندرونی معاملات میں عدم مداخلت، بحری ناکہ بندی ختم کرنا اور ایران کے منجمد اثاثے بحال کرنا شامل ہیں۔جون میں طے پانے والے مفاہمتی معاہدے میں جنگ کا تمام محاذوں پر خاتمہ، ایران کے لیے 300 ارب ڈالرز کے امریکی تعاون سے تعمیرِ نو کے منصوبے، ایرانی تیل کی برآمدات کے لیے پابندیوں میں نرمی اور خطے میں مزید امریکی فوجی تعینات نہ کرنے کی شرائط شامل تھیں۔ایرانی سیکیورٹی چیف نے اس بار امریکا سے جنگی ہرجانے کا مطالبہ نہیں کیا، تاہم جوہری پروگرام کے حوالے سے کہا ہے کہ ایران نے اب تک جوہری ہتھیاروں کی تیاری سے متعلق پابندی برقرار رکھی ہے، لیکن مستقبل میں صورتِ حال تبدیل ہوسکتی ہے۔محسن رضائی نے یمن کی جنگ میں ایرانی مداخلت کی تردید کرتے ہوئے کہا ہے کہ ایران، یمن اور سعودی عرب کے درمیان امن کے لیے ثالثی مدد کرسکتا ہے۔انہوں نے آبنائے باب المندب کو بند کرنے کے امکان کو بھی مسترد کردیا۔دوسری جانب امریکا نے تاحال ایران کی نئی شرائط پر باضابطہ ردِعمل نہیں دیا امریکی حکام نے خطے کے متعدد ممالک میں موجود اپنے شہریوں کو سیکیورٹی صورتحال کے پیشِ نظر محتاط رہنے کی ہدایت کی ہے۔۔۔۔۔۔امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے کہا ہے کہ وہ امریکا ایران جنگ سے متعلق فیصلہ کن مرحلے پر پہنچ چکے ہیں، خطے میں بڑی تبدیلیاں ہونے والی ہیں، ایران سے متعلق بڑے فیصلے کا وقت آچکا ہے۔امریکی ٹی وی سے گفتگو میں ڈونلڈ ٹرمپ نے ایران کو تباہ کرنے کی دھمکی دیتے ہوئے ساتھ ہی ایران کے صدر مسعود پزشکیان سے ملاقات کا اشارہ بھی دے دیا۔ڈونلڈ ٹرمپ نے ایران کے لیے 3 آپشن بھی دیے اور کہا کہ یا تو ایران کو تباہ کردیا جائے یا اس کی معیشت کو برباد کردیا جائے یا پھر ایران معاہدہ کرلے۔ٹرمپ نے دھمکی دی کہ اس سے پہلے کہ ایران کو تباہ اور اس کی معیشت کو برباد کردیا جائے ایران کو اپنا رویہ درست کرنا ہوگا۔امریکی صدر نے کہا کہ امریکا ایران جنگ سے متعلق فیصلہ کن مرحلے پر پہنچ چکے ہیں، خطے میں بڑی تبدیلیاں ہونے والی ہیں، ایران سے متعلق بڑے فیصلے کا وقت آچکا ہے۔امریکی صدر کا کہنا تھا کہ تھا اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی اجلاس کے موقع پر وہ ایرانی صدر مسعود پزشکیاں سے ملاقات بھی کرسکتے ہیں۔۔۔۔۔۔ایرانی پاسداران انقلاب فورس کے ترجمان جنرل حسین محبی نے کہا ہے کہ امریکا نے حملے دوبارہ شروع کیے تو جواب میں یقیناً ہتھیاروں اور جنگ کے جغرافیے میں تبدیلی کریں گے۔غیر ملکی خبر رساں ادارے کے مطابق انہوں نے کہا کہ امریکا کی نئی جارحیت کا جواب نئے ہتھیاروں اور نئے اہداف سے دیا جائے گا، اس بار ایسے نئے ہتھیار استعمال کریں گے کہ دنیا حیران ہوجائے گی، امریکا نے دوبارہ حملے کیے تو ہمارے اہداف وہ ہوں گے جو پہلے نشانہ نہیں بنے۔انہوں نے کہا کہ خطے میں ایرانی میزائلوں اور ڈرونز کا نشانہ بننے والے بیشتر امریکی فوجی اڈے ناکارہ ہوچکے، امریکی فوجیوں، سازو سامان کو دوسری جگہوں پر منتقل کردیا گیا ہے، امریکا میں ہمت نہیں کہ اپنی تاریخی اور ذلت آمیز شکست تسلیم کرے، جنرل محبی نے امریکا سے رابطوں کی تردید کرتے ہوئے کہا کہ امریکا سے رابطہ ہوا نہ کسی سفارتکاری میں شامل ہوئے، پاسداران انقلاب ایران کا دفاعی و عسکری بازو ہے، کسی سفارتی سرگرمی میں شامل نہیں ہوتے۔۔۔۔۔۔ایرانی پاسداران انقلاب نے امریکا کو خبردار کیا ہے کہ اگر دوبارہ حملے کیے گئے تو اس مرتبہ ایسے نئے ہتھیاروں سے نئے اہداف کو نشانہ بنائیں گے جس میں امریکی انٹیلی جنس مراکز بھی اس کی زد میں آسکتے ہیں۔ایرانی نشریاتی ادارے پریس ٹی وی کے مطابق پاسداران انقلاب کے ترجمان جنرل حسین محبی نے کہا کہ ایران کسی بھی ممکنہ طویل جنگ کے لیے مکمل طور پر تیار ہے۔انہوں نے دعویٰ کیا کہ ایرانی میزائلوں اور ڈرون حملوں کے نتیجے میں خطے میں متعدد امریکی فوجی اڈے ناکارہ ہوچکے ہیں جبکہ امریکی فوجیوں اور عسکری سازوسامان کو مزید دور دراز مقامات پر منتقل کیا گیا ہے۔ جنرل حسین محبی نے کہا کہ امریکا نے خطے میں موجود اپنے فوجیوں اور عسکری وسائل کو محفوظ مقامات پر منتقل کرنے کی کوشش کی ہے تاہم اگر امریکا نے دوبارہ حملوں کا فیصلہ کیا تو ایران کے اہداف بھی تبدیل ہوں گے۔انہوں نے کہا کہ اس مرتبہ ایسے نئے ہتھیار استعمال کیے جائیں گے جو پہلے استعمال نہیں کیے گئے اور ان اہداف کو نشانہ بنایا جائے گا جو گزشتہ کارروائیوں میں محفوظ رہے تھے۔پاسداران انقلاب کے ترجمان نے امریکا کے ساتھ کسی بھی رابطے یا سفارتی سرگرمی میں شمولیت کی تردید کرتے ہوئے کہا کہ پاسداران انقلاب ایران کا دفاعی اور عسکری ادارہ ہے اور سفارتی معاملات میں حصہ نہیں لیتا۔انھوں نے اس عزم کا اظہار کیا کہ ایران طویل جنگ کے لیے تیار ہے اور کسی بھی نئی امریکی کارروائی کی صورت میں ایسے ہتھیاروں کے ساتھ جواب دیا جائے گا کہ دنیا حیران رہ جائے گی۔ترجمان پاسداران انقلاب نے یہ بھی کہا کہ ایران امریکی حملے کی صورت میں اپنے جواب کے دائرہ کار اور اہداف میں تبدیلی کرے گا۔

بقیہ 2

ظرثانی کا فیصلہ کرلیا، جس ماہ 200 یونٹ سے زیادہ بجلی استعمال ہوگی اضافی نرخ بھی اسی ماہ لئے جائیں گے۔5 ماہ تک اضافی ادائیگیاں نہیں کرنی پڑے گی۔ذرائع کے مطابق 200 یونٹ سے زیادہ بجلی استعمال پر اضافی ریٹ اسی ماہ لینے کی تجویز ہے، موجودہ فارمولے کے تحت پروٹیکٹڈ صارف کو 6ماہ تک اضافی ادائیگی کرنا پڑتی ہے۔صرف ایک بار 200 یونٹ سے زیادہ بجلی استعمال پر پروٹیکٹڈ کیٹگری ختم کردی جاتی ہے، پروٹیکٹڈ صارف کو بھی اگلے 5ماہ تک کم یونٹس کے باوجود اضافی نرخ ادا کرنے پڑتے ہیں۔دوسری جانب بٹ کوائن مائننگ کے لیے کم ریٹ پر بجلی فراہمی کا معاملہ تاحال حل نہ ہوسکا، حکومت بٹ کوائن مائننگ کے معاملے پر آئی ایم ایف کو راضی نہیں کر سکی، حالیہ مذاکرات میں یہ معاملہ پھر آئی ایم ایف ٹیم کے سامنے رکھا جائے گا۔

بقیہ 3

پاکستانی وفد کی قیادت کریں گے اور 25 ستمبر کو اعتماد کی بحالی، تبدیلی کا انتظام، ایک اقوام متحدہ جو سب کے لیے کام کرے کے عنوان سے ہونے والے جنرل ڈیبیٹ سے خطاب کریں گے۔نیویارک میں اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے 81ویں اجلاس کے حوالے سے اقوام متحدہ میں پاکستان کے مستقل مندوب عاصم افتخار احمد نے صحافیوں کو بیک گراؤنڈ بریفنگ دی ہے اور بتایا کہ 81ویں جنرل اسمبلی کا اجلاس 22 ستمبر سے 26 ستمبر اور 28 ستمبر کو منعقد ہوگا، نومنتخب صدر کی جانب سے جنرل ڈیبیٹ کا موضوع اعتماد کی بحالی، تبدیلی کا انتظام: ایک اقوام متحدہ جو سب کے لیے کام کرے مقرر کیا گیا ہے۔انہوں نے کہا کہ وزیراعظم شہباز شریف 25 ستمبر کو جنرل اسمبلی سے خطاب کریں گے، جس میں وہ علاقائی اور عالمی سلامتی کی صورت حال پر پاکستان کا موقف پیش کریں گے اور تنازعات کے پرامن حل، مکالمے، سفارت کاری اور تحمل کی ضرورت پر زور دیں گے۔عاصم افتخار احمد نے کہا کہ وزیراعظم اپنے خطاب میں پائیدار ترقی، موسمیاتی تبدیلی، انسداد دہشت گردی، اسلاموفوبیا، عالمی اقتصادی چیلنجز، اقوام متحدہ میں اصلاحات اور پائیدار ترقی کے اہداف سمیت اہم عالمی معاملات پر پاکستان کی ترجیحات بھی اجاگر کریں گے۔اقوام متحدہ میں پاکستان کے مستقل مندوب کا کہنا تھا کہ پاکستان فلسطین اور مقبوضہ جموں وکشمیر سمیت طویل قبضے اور حق خودارادیت سے متعلق مسائل پر بھی عالمی برادری کی توجہ مبذول کرائے گا اور متعلقہ اقوام متحدہ کی قراردادوں کے مطابق ان کے حل پر زور دے گا۔انہوں نے کہا کہ وزیراعظم جنرل اسمبلی کے موقع پر عالمی رہنماں اور اقوام متحدہ کے سیکریٹری جنرل سے دوطرفہ ملاقاتیں بھی کریں گے، نائب وزیراعظم اور وزیر خارجہ اسحاق ڈار کی بھی متعدد دوطرفہ اور کثیرالجہتی ملاقاتیں ہوں گی۔عاصم افتخار احمد نے کہا کہ وزیر خارجہ 23 ستمبر کو مصنوعی ذہانت اور سلامتی سے متعلق سلامتی کونسل کے اعلیٰ سطح کے اجلاس میں بھی شرکت کریں گے، پاکستان اقوام متحدہ کے اعلیٰ سطح کے ہفتے کو علاقائی امن واستحکام، کثیرجہتی نظام کے فروغ اور عالمی تنازعات کے حل کے لیے سفارت کاری اور بین الاقوامی تعاون کی اہمیت اجاگر کرنے کے لیے استعمال کرے گا۔دوسری جانب ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ وزیراعظم شہباز شریف 22 ستمبر کو صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی جانب سے دیے جانے والے عصرانے میں بھی شرکت کریں گے۔

بقیہ 4

کوشش کرے گا اسے سخت نتائج کا سامنا کرنا پڑیگا، ابھی بھی وقت ہے، بندگلی میں نہ جائیں، ایسے طرز عمل سے اپنا اور اپنے لوگوں کا نقصان نہ کرائیں، خیبرپختونخواہ میں سکیورٹی کی صورتحال سب کے سامنے ہے، گزشتہ چند روز میں دہشتگردی کے واقعات میں کیپٹن، جوان اور پولیس اہلکار شہید ہوئے، جو پاکستان کے شہداء ہیں سب کو ان کے جنازوں میں شرکت کرنی چاہیے، خیبرپختونخواہ میں شہداء کے جنازوں میں صوبائی حکومت کا کوئی رکن شریک نہیں ہوا، یہ بے حسی ہے، سیاسی اختلافات جتنے مرضی ہوں انہیں اس انتہا تک نہیں لے جانا چاہیے، صوبے کی صورتحال پورا پاکستان دیکھ رہا ہے، نئے انتظامی یونٹس، صوبوں کا معاملہ تیزی سے آگے بڑھ رہا ہے اور امید ہے یہ ضرور بنیں گے تاہم یہ عوام کی منشاء سے ہی بنیں گے۔پریس کانفرنس کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ لانگ مارچ کی صورت میں اسلام آباد ہائیکورٹ کے احکامات پر من وعن عمل ہوگا اور جو بھی قانونی راستہ ہوگا استعمال کیا جائے گا۔حکومت اپنی ذمہ داری پوری کرے گی، کسی قسم کا سمجھوتہ نہیں ہوگا، اس بار ایسا نہیں ہوگا کہ لانگ مارچ آئے اور 10 یا 20 روز تک ملک بند رہے، حکومت بار بار اس طرح کی صورتحال کو برداشت نہیں کرسکتی، حکومت اس بار مستقل لائحہ عمل بنائے گی۔انہوں نے کہا کہ پی ٹی آئی قیادت میں اکثریت لانگ مارچ کی حامی نہیں، لانگ مارچ کرنے والوں کو خود بھی معلوم نہیں کہ ان کے مطالبات کیا ہیں، اوجھے ہتھکنڈوں اور بڑھکوں سے کچھ حاصل نہیں ہوگا، حکومت قانون کے مطابق چلے گی، کسی کے کہنے پر نہیں۔اسلام آباد پر دھاوا بولنے کا کسی کو کوئی فائدہ نہیں ہوگا، اسلام آباد پر دھاوا بولنے والے اپنا نقصان اور لوگوں کا نقصان کرائیں گے، ابھی وقت ہے اس تنگ گلی میں نہ جائیں جہاں سے واپسی کا راستہ نہ بچے، اس طرح کے ڈراموں سے کوئی چیز حاصل نہیں ہوسکتی، اب یہ نہیں ہوگا کہ وہ لوگ آئیں گے اور ملک بند ہوجائے گا۔انہوں نے کہا کہ بانی پی ٹی آئی کو چیک اپ کی سہولت پہلے ہی فراہم کی جاچکی ہے اور رات کو بھی ان کا چیک اپ ہوا ہے، علاج اور چیک اپ کے لیے قانون کے مطابق ہر ممکن سہولت فراہم کی جائے گی۔افغانستان سے متعلق گفتگو کرتے ہوئے وزیر داخلہ محسن نقوی نے کہا ہے کہ افغانستان دہشتگردوں کو جب تک نہیں روکے گا تعلقات معمول پر نہیں آئیں گے۔وزیر داخلہ نے کہا کہ رات ایک بجے پشاور میں جنازوں میں تھا، آپ کے سیاسی اختلافات جتنے مرضی ہوں لیکن اتنا اوپر کسی کو جاتے نہیں دیکھا، ایسا کبھی نہیں ہوا کہ جنازوں میں شرکت نہ کریں، یہ شہید نہ ہمارے شہید ہیں نہ ان کے شہید ہیں، یہ پاکستان کے شہید ہیں، پی ٹی آئی والے اتنے بے حس ہوگئے کہ ہنگو کے شہداء کے جنازوں میں وزیراعلیٰ خیبرپختونخوا اور نہ کوئی وزیر شریک ہوا۔انہوں نے مزید کہا کہ خطے اور عالمی منڈی کی صورتحال کے باعث قیمتوں پر اثر پڑ رہا ہے، دنیا میں پیٹرولیم مصنوعات کی قلت پیدا ہورہی ہے تاہم پاکستان میں سپلائی برقرار رکھنے کے لیے ہر ممکن کوشش کی جارہی ہے۔وزیراعظم کی بھرپور کوشش ہے کہ پیٹرول کی قیمت نیچے لائی جائے، حکومت قیمت کم کرنے کے لیے دیگر راستے بھی تلاش کررہی ہے۔دنیا میں پیٹرول کی قیمت کہاں جارہی ہے، پتہ ہے، اگر پیٹرول کی قیمت اپنی جیب میں ڈال رہے ہوتے تو پھر توبات کرتے، جس طرح دنیا کی صورتحال ہے علی پرویز ملک صحیح کہہ رہے ہیں کہ 1000 پر بھی پٹرول نہیں ملے گا، کل بھی پیٹرول بہت مشکل سے منگوایا ہے، بہت سے ممالک میں پیٹرول نہیں مل رہا، معیشت پر زیادہ نہیں بولنا چاہتا، عالمی مارکیٹ کے حساب سے پیٹرول کی قیمت بڑھتی ہے۔

بقیہ 5

۔یمن کے سرکاری خبر رساں ادارے سبا سے گفتگو میں تعز کی فوج کے چیف آف اسٹاف میجر جنرل عبدالعزیز المجیدی نے بتایا کہ حکومتی فوج اور مقامی قبائلی جنگجوں نے حوثیوں سے شدید لڑائی کے بعد متعدد مقامات دوبارہ اپنے قبضے میں لے لیے ہیں۔انھوں نے دعویٰ کیا کہ ان جھڑپوں کے دوران حوثیوں کو جانی نقصان کے ساتھ فوجی ساز وسامان کا بھی نقصان اٹھانا پڑا جبکہ حکومتی فورسز نے حوثیوں کی جانب سے تعز کا محاصرہ مزید سخت کرنے کی کوشش کو ناکام بنا دیا۔خیال رہے کہ تعز یمن کا تیسرا بڑا شہر ہے اور 2015 سے عالمی سطح پر تسلیم شدہ حکومت اور حوثیوں کے درمیان محاذوں میں تقسیم ہے۔حالیہ ہفتوں میں اس علاقے میں لڑائی میں نمایاں شدت آئی ہے اور دونوں جانب سے متعدد علاقوں پر قبضے اور دوبارہ قبضے کے دعوے سامنے آتے رہے ہیں۔خیال رہے کہ حوثی جنگجو مغربی تعز اور جنوبی حدیدہ کے علاقوں میں پیش قدمی کی کوشش کررہے ہیں جبکہ حکومتی فورسز جوابی کارروائی کرتے ہوئے پہلے کھوئے گئے علاقوں کو واپس لینے کی کوشش کررہی ہیں۔تعز کے پہاڑی علاقے باب المندب آبنائے کے قریب ہونے کے باعث بھی اہم سمجھے جاتے ہیں اور یہاں جاری لڑائی نے بحیرہ احمر کی سکیورٹی کے خدشات میں اضافہ کردیا ہے۔واضح رہے کہ حوثیوں کی جانب سے رواں مہینے میں سعودی عرب کے کئی مقامات پر بھی حملے کیے گئے ہیں جب کہ مکہ مکرمہ پر حملے کو فضائی دفاعی نظام نے ناکام بنادیا تھا تاہم حوثیوں نے مقدس شہر پر حملے کے الزام کو مسترد کردیا تھا۔

بقیہ 6

حکام کے حوالے کردی گئی ہے۔ذرائع کے مطابق اویس یونس چودھری ایڈووکیٹ نے وکلا کی فہرست جیل حکام کو جمع کرائی۔اسی طرح فہرست میں بیرسٹر گوہر، نیاز اللہ نیازی، خالد یوسف چودھری، اویس یونس، ملک عاطف اور راجہ یاسر ایڈووکیٹس شامل ہیں، مذکورہ وکلا بانی پی ٹی آئی سے ملاقات کریں گے۔دوسری جانب نظر بندی کے باعث بانی پی ٹی آئی کی بہنوں کی ملاقات کے لیے آمد متوقع نہیں، تاہم بانی پی ٹی آئی کی فیملی کے دیگر افراد کی آمد متوقع ہے جبکہ بشریٰ بی بی کی فیملی کے ارکان بھی ملاقات کے لیے آنے کا امکان ہے۔

بقیہ 7

سیاست کا وقت ہے، اپنے صوبے کے عوام کیلئے وقت نہیں، اسلام آباد کو بند کرنے کی اجازت کسی کو نہیں دی جائے گی، مسلح جتھے کو اسلام آباد کی طرف آنے نہیں دیا جائے گا، پی ٹی آئی والے کبھی پرامن نہیں رہے، پرامن احتجاج ان لوگوں کی روایت نہیں، پی ٹی آئی والوں سے حساب لیا جائے گا، فنڈز کے بہانوں کے پیچھے انہیں چھپنے نہیں دیں گے۔ورکرز کنونشن سے خطاب اور میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے وزیراطلاعات نے کہا کہ کوہاٹ کی فضاء سوگوار ہے، دھرتی کے بہادر جوانوں نے ملکی دفاع کے لئے جانوں کا نذرانہ پیش کیا۔وزیر اطلاعات نے کہا کہ سی ایم ایچ کوہاٹ میں زیرعلاج زخمی جوانوں کا جذبہ دیدنی ہے، فوج اور پولیس کے جوانوں اور افسران کی بہادری سے آپریشن میں حصہ لیا۔وزیر اطلاعات نے کہا کہ ہم سب مل کر دہشت گردی کے ناسور کو ختم کرکے دم لیں گے۔انہوں نے کہا کہ بزدل دہشت گرد چھپ کر وار کررہے ہیں۔وزیراطلاعات نے کہا کہ شہید فہیم کے والد کا کہنا ہے کہ بیٹے کی شہادت قابل فخر لمحہ ہے۔وفاقی وزیر نے کہا کہ دہشت گرد اس قوم کے جذبے کو کم نہیں کرسکتے، دہشت گردی کے جڑ سے خاتمے تک چین سے نہیں بیٹھیں گے۔وفاقی وزیر نے کہا کہ کوہاٹ افسوسناک واقعہ کے وقت وزیراعلیٰ خیبر پختونخوا سہیل آفریدی کہاں تھے؟ وزیراعلیٰ سہیل آفریدی سیاسی پوائنٹ سکورنگ کے لئے لاہور کی سڑکوں پر موجود تھے، ان کے پاس انتشار کی سیاست کا وقت ہے، اپنے صوبے کے عوام کیلئے وقت نہیں۔وزیراطلاعات نے کہا کہ سہیل آفریدی نے 15 منٹ ہیلی کاپٹر پر چکر لگایا اور چلے گئے۔عطاء اللہ تارڑ نے کہا کہ تعلیم، صحت اور عوام کی فلاح و بہبود کے لئے آپ

بقیہ 8

کوہ، پروم میں سیکیورٹی فورسز کی کامیاب کارروائی پر خراج تحسین پیش کیا ہے۔وزیراعلیٰ نے کہا کہ آپریشن ردالفتنہ 3 کے تحت بلوچستان میں دہشت گردوں کے خلاف سیکیورٹی فورسز کی کارروائیاں جاری ہیں۔پنجگور کے علاقے اچھان کوہ، پروم میں فتنہ الہندوستان کے دہشت گردوں کی موجودگی کی اطلاع پر سیکیورٹی فورسز نے کارروائی جس کے نتیجے میں چار دہشت گرد ہلاک ہوئے۔کارروائی کے دوران ہلاک دہشت گردوں کے قبضے سے بڑی مقدار میں جدید اسلحہ اور گولہ بارود بھی برآمد کیا گیا۔وزیراعلیٰ میر سرفراز بگٹی نے کہا کہ سیکیورٹی فورسز نے دہشت گردی کے خلاف جنگ میں بے مثال قربانیاں دی ہیں، قوم کو اپنی بہادر سیکیورٹی فورسز پر فخر ہے۔انہوں نے کہا کہ دہشت گردی کے مکمل خاتمے تک کارروائیاں جاری رہیں گی، ریاست دشمن عناصر کے خلاف زیرو ٹالرنس کی پالیسی پر عمل پیرا ہیں۔امن واستحکام کے قیام کے لیے سیکیورٹی فورسز کی کاوشیں قابل تحسین ہیں۔

بقیہ 9

اچھان کوہ، پروم میں فتنہ الہندوستان کے دہشت گردوں کی موجودگی کی اطلاعات پر آپریشن کیا۔آپریشن کے دوران سیکیورٹی فورسز کا علاقے میں موجود دہشت گردوں کے ساتھ شدید فائرنگ کا تبادلہ ہوا، سیکیورٹی فورسز کی فائرنگ سے 4 دہشت گرد جہنم واصل ہوگئے۔فتنہ الہندوستان کے جہنم واصل دہشت گردوں کے قبضے سے بڑی مقدار میں جدید اسلحہ اور گولہ بارود بھی برآمد کیا گیا۔سیکیورٹی ذرائع کے مطابق سیکیورٹی فورسز کی جانب سے دہشت گردوں کے خلاف کارروائیاں بدستور جاری ہیں، جو آخری دہشت گرد کے خاتمے تک جاری رہیں گی۔

بقیہ 10

۔عرب میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے مارک فائفل نے کہا کہ سفارت کاری میں بعض اوقات یہ بھی اہم ہوتا ہے کہ مذاکرات کی میز سے کون سی شرائط ہٹادی جاتی ہیں۔ان کا کہنا تھا کہ ایرانی سیکیورٹی چیف محسن رضائی نے امریکا سے مذاکرات کے مطالبات دہراتے ہوئے بحری ناکہ بندی ختم کرنے، منجمد ایرانی اثاثے جاری کرنے اور حملے روکنے کی شرائط برقرار رکھیں، تاہم جنگی ہرجانے اور تعمیرِ نو کے لیے رقم کے مطالبات کا ذکر نہیں کیا۔مارک فائفل کے مطابق یہ اس بات کی واضح علامت ہے کہ سخت بیانات کے باوجود ایران پر امریکا کی جانب سے جاری دباؤ کے کچھ اثرات مرتب ہورہے ہیں۔انہوں نے کہا کہ اس صورتِ حال سے ظاہر ہوتا ہے کہ دونوں فریق آئندہ ہفتوں میں مذاکرات کے لیے گنجائش تلاش کررہے ہیں۔

بقیہ 11

حالات کو مزید بگڑنے سے روکا جائے، کشیدگی کم کرنے کی ضرورت ہے۔میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے بیرسٹر گوہر نے کہا کہ گزشتہ رات سے وفاقی سطح پر متعلقہ لوگوں سے رابطے جاری ہیں اور گزشتہ ہونے والے واقعات سے متعلق اپنا پیغام ان تک پہنچا دیا ہے۔چیئرمین پی ٹی آئی نے کہا کہ متعلقہ لوگوں سے مطالبہ کیا ہے کہ ایسے اقدامات سے گریز کیا جائے، عمران خان کے خاندان اور رہنماں کے ساتھ روا رکھا جانے والا سلوک افسوسناک ہے۔بیرسٹر گوہر نے کہا کہ گرفتاریاں صورتحال کو مزید سنگین کردیں گی، اب وقت ہے کہ حالات کو مزید بگڑنے سے روکا جائے، کشیدگی کم کرنے کی ضرورت ہے۔

بقیہ 12

حق ہے تاہم احتجاج پرامن ہونا چاہیے اور اس کے نتیجے میں کاروبار زندگی متاثر نہیں ہونا چاہیے، تمام فریقین کو ٹھنڈے دل سے فیصلے کرنے چاہئیں جبکہ پارلیمان ہی وہ فورم ہے جہاں تمام معاملات پر اطمینان کے ساتھ اپنا موقف پیش کیا جاسکتا ہے۔ان خیالات کا اظہار انہوں نے پیر کے روز رانا سفاری پارک پھولنگر میں پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔اس موقع پر پاکستان پیپلزپارٹی وسطی پنجاب کے جنرل سیکرٹری سید حسن مرتضیٰ، سینئر نائب صدر رانا فاروق سعید، سیکرٹری اطلاعات شہزاد سعید چیمہ، ثمینہ خالد گھرکی سمیت دیگر پارٹی رہنما بھی موجود تھے۔راجہ پرویز اشرف نے کہا کہ آج چیئرمین پاکستان پیپلزپارٹی بلاول بھٹو زرداری کی سالگرہ ہے جسے پارٹی کارکنان اور رہنما مل کر منا رہے ہیں۔انہوں نے کہا کہ اس مقام سے پاکستان پیپلزپارٹی کا رانا ثوکت کی وجہ سے ایک عظیم اور تاریخی رشتہ وابستہ ہے۔انہوں نے کہا کہ پنجاب کے ہر ضلع میں پاکستان پیپلزپارٹی کو مزید مضبوط کیا جارہا ہے اور پارٹی بلدیاتی انتخابات کی بھرپور تیاری کررہی ہے۔پنجاب کے عوام ہماری اصل طاقت ہیں اور پاکستان پیپلزپارٹی جمہوریت پر یقین رکھنے والی جماعت ہے۔انہوں نے کہا کہ یہی سبق ہمیں صدر آصف علی زرداری نے دیا ہے کہ جمہوری اقدار کو مضبوط بنایا جائے اور عوامی مفاد کو مقدم رکھا جائے۔سابق وزیراعظم نے کہا کہ جمہوریت میں احتجاج، دھرنا اور جلوس سیاسی جماعتوں کا جمہوری حق ہے اور کسی کو اس حق پر اعتراض نہیں ہونا چاہیے تاہم دھرنے اور احتجاج کے ذریعے متعلقہ فریق کا موقف سامنے آنا چاہیے اور اس دوران کاروبار زندگی متاثر نہیں ہونا چاہیے۔انہوں نے کہا کہ اس وقت پارلیمان وہ فورم ہے جہاں اطمینان کے ساتھ اپنا موقف بیان کیا جاسکتا ہے، اس کے علاوہ اگر کوئی جماعت سڑکوں پر احتجاج کرتی ہے تو اسے پرامن ہونا چاہیے۔انہوں نے کہا کہ ہر فریق کی رائے سامنے آنی چاہیے، تاہم اختلاف رائے کو پرامن انداز میں پیش کیا جائے۔پارلیمان ہی آخری اور مناسب فورم ہے جہاں معاملات کی واضح تصویر سامنے آسکتی ہے۔کسی کی رائے کو دوسروں پر مسلط نہیں کرنا چاہیے اور نہ ہی کسی رائے کو یکسر مسترد کرنا چاہیے بلکہ عوامی مفاد کو مدنظر رکھتے ہوئے فیصلے کیے جانے چاہئیں۔راجہ پرویز اشرف نے کہا کہ اس وقت امریکہ اور ایران کے درمیان جنگ کے باعث دنیا کی معیشتیں متاثر ہوئی ہیں۔پاکستان تیل درآمد کرتا ہے اس لیے عالمی منڈی میں تیل مہنگا ہونے کی صورت میں اسے مہنگا خرید کر سستا فراہم کرنا ممکن نہیں۔انہوں نے کہا کہ حکومت کی جانب سے عوام کو ریلیف دینے کے اقدامات خوش آئند ہیں تاہم جہاں حکومت غلطی کرے وہاں تنقید بھی ہونی چاہیے۔انہوں نے کہا کہ ہمیں جذبات کے بجائے زمینی حقائق کو مدنظر رکھ کر بات کرنی چاہیے۔اسلام آباد کو سومنات بنانے کی بات افسوسناک ہے، ایسے معاملات میں جذبات کے بجائے تحمل اور سنجیدگی کا مظاہرہ ضروری ہے۔سابق وزیراعظم نے کہا کہ خیبر پختونخوا، پنجاب، سندھ، گلگت بلتستان اور آزاد کشمیر سمیت پاکستان کا ہر خطہ ہمارا ہے اور تمام علاقوں کے عوام ہمارے اپنے ہیں۔انہوں نے کہا کہ پاکستان پیپلزپارٹی نے ماضی میں بھی لانگ مارچ کیے ہیں اور ان کے اثرات بھی برداشت کیے ہیں تاہم حکومت کی ذمہ داری ہے کہ عوام کے جان و مال کا تحفظ یقینی بنائے۔انہوں نے کہا کہ وفاقی وزیر داخلہ بھی یہ نہیں چاہیں گے کہ حالات خراب ہوں، اس لیے تمام فریقین کو ٹھنڈے دل سے فیصلے کرنے چاہئیں اور ملک کے وسیع تر مفاد کو مقدم رکھنا چاہیے۔راجہ پرویز اشرف نے کہا کہ پاکستان کو درپیش مسائل ہمارے وسائل سے زیادہ ہیں، اس لیے ہمیں اپنے وسائل میں اضافے اور ملکی معیشت کو مضبوط بنانے پر توجہ دینا ہوگی۔انہوں نے کہا کہ ہمیں عزم اور جذبے کے ساتھ آگے بڑھنا ہے، کسی احساس کمتری کا شکار نہیں ہونا چاہیے۔انہوں نے کہا کہ پاکستان پیپلزپارٹی ہمیشہ عام آدمی کی بات کرتی رہی ہے اور آئندہ بھی عام آدمی کے حقوق اور مسائل کی آواز بلند کرتی رہے گی۔

بقیہ 13

گرفتاریاں، چھاپے، خوف وہراس دراصل ملک پر مسلط ٹولے کی بداعمالیاں، بدکرداریاں ریاست، حکومت کی آئین، سیاست اور جمہوریت مخالف کردار کی کھلی مظہر ہے ۔جس میں پاکستان تحریک انصاف کے بانی عمران خان کی بہن کو بھی نہیں بخشا گیا۔پشتونخوامیپ تحریک انصاف کے رہنماؤں، کارکنوں کی گرفتاریوں پر انتہائی دُکھ اور افسوس کا اظہار کرتی ہوئے اسکی شدید الفاظ میں مذمت کرتی ہے۔ بیان میں کہا گیا ہے کہ ریاست کی بنیاد عوام اور ان کا سیاسی جمہوری مینڈیٹ ہوا کرتا ہے لیکن گزشتہ نام نہاد الیکشن میں عوام کے مینڈیٹ کا جس طرح مذاق اڑایا گیا۔سیاست، جمہوریت پارلیمنٹ خصوصاً سیاسی پارٹیوں کی بے توقیری کی اور دوسری جانب کرپشن، لوٹ مار، رشوت، کمیشن، چوری، ڈکیتی کی منفی سماجی اقدار کو مثبت بنا کر پیش کرنے اور ملک کا وقار بین الاقوامی دنیا میں پامال ہوکر رہ گیا ہے۔بیان میں کہا گیا ہے کہ ملک کی واضح اکثریت سے الیکشن جیتنے والی پارٹی اور اس کے بانی رکن کو جیل میں رکھنا عالمی انسانی اور ملکی آئین وقانون کی دھجیاں اڑانے کے مترادف ہیں اور علیمہ بی بی کی گرفتاری سمجھ سے بالاتر ہے۔بیان میں کہا گیا ہے کہ ملک جو بحرانوں میں گر چکا ہے اور خطے کے حالات کو دیکھتے ہوئے ملک میں فوری طور پر آئین اور جمہوریت کی بحالی، مسلط غیر منتخب، غیر نمائندہ حکومت کی برخواستی اور نئے سرے سے انتخابات عالمی طور پر ملکی وقار کی بحالی کی سبب بن سکے گی۔اور زبردستی کی کوئی بھی مہم جوئی مستقبل میں خطرناک ثابت ہوس

وندر، میر علی حسن زہری اور سردار اختر جان انگاریہ وندر میں گرینڈ شمولیتی جلسہ عام سے خطاب کر رہے ہیں

اربوں روپے لاگت سے لسبیلہ کینال تعمیر ہوگی
فیلڈ مارشل پُرامن بلوچستان کے خواہاں ہے، میر علی حسن زہری

صدر آصف علی زرداری میانی ہور میں گوادر پورٹ کی طرز پر پورٹ بنانے کے خواہاں ہیں وندر میں 18 اسکولوں میں سولر سسٹم لگایا

سیاست میں آنا جانا لگا رہتا ہے یہ بھی ہوسکتا ہے جلد آپ دیکھیں بھوتانی بھی پیپلز پارٹی میں شمولیت اختیار کریگا

سوئمیانی وندر (نمائندہ گوادر بزنس) فیلڈ مارشل چیف پُرامن بلوچستان کے خواہاں ہے بلوچستان نوجوانوں کے لئے 30 ہزار نوکریاں دینے کی ہدایت کی ہے صدر پاکستان آصف علی زرداری کے ترقیاتی وژن کے تحت اربوں لاگت کی جیٹی، ایگریکلچر بورز، ہینڈ پمپس (بقیہ نمبر 1 صفحہ 2 پر)

کوئٹہ میں فائرنگ سے 2 افراد ہلاک

کوئٹہ (این این آئی) کوئٹہ میں فائرنگ سے 2 افراد ہلاک ہوگئے۔ ڈی ایس پی سریاب طالب حسین نے بتایا کہ پیر کو کوئٹہ کے علاقے سریاب روڈ گرین ٹاؤن کے قریب غلام سرور نے فائرنگ کرکے بہادل کو قتل کردیا جبکہ مسلح افراد نے غلام سرور سے اسلحہ چھین کر اسے بھی فائرنگ کرکے ہلاک کردیا

ڈیرہ مراد جمالی کے قریب مسلح افراد کی فائرنگ سے ایک شخص ہلاک

ڈیرہ مراد جمالی (این این آئی) ڈیرہ مراد جمالی کے قریب مسلح افراد کی فائرنگ سے ایک شخص ہلاک ہوگیا۔ پولیس کے مطابق ڈیرہ مراد جمالی صدر پولیس تھانے کی حدود کچی پل بیدار کے مقام پر نامعلوم مسلح افراد نے فائرنگ کرکے غلام حسین ولد عبدالنبی ابڑو کو قتل کردیا اور موقع واردات سے فرار ہوگئے

ڈی سی خاران 24 گھنٹے گزرنے کے باوجود تاحال بازیابی ممکن نہ ہوسکا

تاحال سرکاری سطح پر اس واقعے کی باضابطہ تصدیق یا اس حوالے سے اب تک کوئی واضح بیان جاری نہیں کیا

خاران (محمد عیسیٰ محمد حسنی) ڈپٹی کمشنر خاران منیر احمد سومرو سمیت دیگر تین افراد کا 24 گھنٹے گزرنے کے باوجود مبینہ طور پر اغوا کے بعد تاحال بازیابی ممکن نہ ہوسکا ہے تاحال سرکاری سطح پر اس واقعے کی باضابطہ تصدیق یا اس حوالے سے اب تک کوئی واضح بیان جاری (بقیہ نمبر 2 صفحہ 2 پر)

صوبائی وزیر خزانہ میر شعیب نوشیروانی سے جامعہ تربت کے وائس چانسلر پروفیسر ڈاکٹر گل حسن ملاقات کر رہے ہیں

جامعہ تربت کے وائس چانسلر کا صوبائی وزیر خزانہ سے اہم ملاقات

فیکلٹی اور انتظامی آسامیوں پر بھرتی کے لیے تعاون کی درخواست

تربت (پ ر) جامعہ تربت کے وائس چانسلر پروفیسر ڈاکٹر گل حسن نے کوئٹہ میں صوبائی وزیر خزانہ میر شعیب نوشیروانی سے اہم ملاقات کی۔ اس موقع پر ایڈیشنل سیکرٹری خزانہ حافظ محمد قاسم بھی موجود تھے۔ ملاقات کے دوران یونیورسٹی کو درپیش مالی مشکلات، یونیورسٹی فنانس (بقیہ نمبر 3 صفحہ 2 پر)

والدین بچوں کو پولیو سے محفوظ بنانے کے لیے حفاظتی قطرے ضرور پلوائیں، نقیب اللہ کاکڑ

گوادر میں پانچ سال تک عمر کا کوئی بھی بچہ پولیو سے بچاؤ کے حفاظتی قطروں سے محروم نہیں رہنا چاہیے

گوادر (خ ن) ڈپٹی کمشنر گوادر نقیب اللہ کاکڑ نے پانچ سالہ بچے کو پولیو سے بچاؤ کے قطرے پلا کر ضلع گوادر میں قومی انسدادِ پولیو مہم کا باقاعدہ افتتاح کردیا اس موقع پر گفتگو (بقیہ نمبر 8 صفحہ 2 پر)

32 ہائی رسک اضلاع میں سات روزہ انسدادِ پولیو مہم کا آغاز

23 لاکھ بچوں کو پولیو سے بچا کے قطرے پلانے کا ہدف مقرر

کوئٹہ (خ ن) سیکرٹری صحت بلوچستان مجیب الرحمٰن پانیزئی نے کہا ہے کہ صوبے کے 32 ہائی رسک اضلاع میں سات روزہ انسدادِ پولیو مہم کا آغاز کردیا گیا ہے، جس کے دوران (بقیہ نمبر 9 صفحہ 2 پر)

ڈائریکٹر جنرل تعلقات عامہ بلوچستان عسکر خان سے انفارمیشن کمشنر عبدالشکور ملاقات کر رہے ہیں

کوئٹہ، گوشت مہنگا فروخت کرنے والوں کے خلاف کارروائی

اسسٹنٹ کمشنر سٹی محمد امیر حمزہ بلوا اور اسپیشل مجسٹریٹ کاسر کی روڈ، گولمنڈی چوک اور خدائے داد روڈ کا دورہ

کوئٹہ (خ ن) زیر اعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی کے احکامات، عوامی شکایات اور ڈپٹی کمشنر کوئٹہ مہر اللہ بادینی کی ہدایات پر اسسٹنٹ کمشنر کوئٹہ سٹی محمد امیر حمزہ کی زیر نگرانی اسپیشل (بقیہ نمبر 10 صفحہ 2 پر)

ضلع کیچ میں چار روزہ انسدادِ پولیو مہم کا باقاعدہ آغاز کردیا

عوام پولیو کے خاتمے کے قومی مشن میں محکمہ صحت کی ٹیموں کے ساتھ بھرپور تعاون کریں، یاسر اقبال دشتی

تربت (خ ن) ضلع کیچ میں چار روزہ انسدادِ پولیو مہم کا باقاعدہ آغاز کردیا گیا۔ اس سلسلے میں ہیچنگ ہسپتال تربت میں افتتاحی تقریب کا انعقاد کیا گیا، جہاں ڈپٹی کمشنر کیچ یاسر اقبال (بقیہ نمبر 11 صفحہ 2 پر)

کوئٹہ وزیر اعلیٰ میر سرفراز بگٹی سینیٹر نصیب اللہ بازئی کے انتقال پر ان کے لواحقین سے تعزیت وفاتحہ خوانی کر رہے ہیں

جدید کاروباری رجحانات اور آن لائن معیشت کو ٹیکس نظام کا حصہ بنانا ناگزیر ہے

شعیب نوشیروانی

بلوچستان میں ٹیکس نیٹ کو وسیع کرنا، ٹیکس وصولی کے نظام کو شفاف بنانا اور کاروباری سرگرمیوں کو دستاویزی شکل دینا حکومت کی ترجیحات میں شامل ہے

گوادر میں بی آر اے کا دفتر فعال کردیا ٹیکس سے متعلق امور کی نگرانی اور ٹیکس دہندگان کو خدمات کی فراہمی میں مزید بہتری آئے گی

کوئٹہ (خ ن) صوبائی وزیر خزانہ و معدنیات میر شعیب نوشیروانی کی زیر صدارت بلوچستان ریونیو اتھارٹی (BRA) کی کارکردگی، ٹیکس وصولی میں بہتری اور ریونیو بیس کو وسیع کرنے کے حوالے سے اہم اجلاس منعقد ہوا اجلاس میں سیکرٹری خزانہ جہانگیر کاکڑ، چیئرمین (بقیہ نمبر 17 صفحہ 2 پر)

خضدار میں زلزلے کے جھٹکے

کوئٹہ (این این آئی) بلوچستان کے ضلع خضدار میں زلزلے کے جھٹکے محسوس کیے گئے۔ زلزلہ پیما مرکز کے مطابق خضدار میں آنے والے زلزلے کی شدت 4.5 ریکارڈ ہوئی ہے جبکہ گہرائی 30 کلومیٹر ریکارڈ کی گئی۔ زلزلہ پیما مرکز کے مطابق زلزلے کا مرکز خضدار سے 45 کلومیٹر مشرق میں تھا۔

نصیر آباد پولیس نے چاپی چور گینگ کے سربراہ سمیت 6 ملزمان کو گرفتار کرکے 5 مسروقہ موٹر سائیکلیں برآمد کرلیں

ڈیرہ مراد جمالی (این این آئی) نصیر آباد مختلف تھانوں کی پولیس کی موثر کاروائیاں اور چھاپے بین الصوبائی ماسٹر چاپی چور گینگ گروپ کے سربراہ سمیت چھ ملزمان گرفتار پانچ موٹر سائیکلوں سمیت چھ عدد ٹی ٹی پسٹل گولیاں موبائل فون ودیگر سامان برامد کرلیا گیا

پولیو کا مکمل خاتمہ حکومت کی اولین ترجیحات میں شامل ہے، وریندر لعل

ڈیوٹی کے دوران پولیوٹیموں کی کارکردگی کی مؤثر نگرانی کی جائے، ڈاکٹر ایاز حسین جمالی

نصیر آباد (خ ن) ڈپٹی کمشنر نصیر آباد وریندر لعل نے آج بچوں کو پولیو جیسے موذی مرض سے محفوظ رکھنے کے لیے بچے کو پولیو سے بچاؤ کے قطرے پلا کر ضلع نصیر آباد میں پانچ روزہ انسدادِ پولیو مہم کا باقاعدہ افتتاح کر دیا اس موقع پر ڈسٹرکٹ ہیلتھ آفیسر نصیر آباد ڈاکٹر ایاز حسین (بقیہ نمبر 18 صفحہ 2 پر)

حافظ محمد ادریس کی دینی و تحریکی خدمات ہمیشہ یاد رکھی جائیں گی: ثمینہ سعید

جماعت اسلامی کا قیمتی سرمایہ ہم سے جدا ہوگیا، حافظ محمد ادریس کی وفات اظہارِ تعزیت

لاہور (پ ر) قائم مقام سیکرٹری جنرل حلقہ خواتین جماعت اسلامی پاکستان ثمینہ سعید صدر وسطی پنجاب نازیہ توحید، صدر لاہور عظمیٰ عمران نے جماعت اسلامی کے مرکزی رہنما اور دیرینہ رکن حافظ محمد ادریس کے انتقال پر گہرے رنج وغم کا اظہار کرتے ہوئے مرحوم کے اہل (بقیہ نمبر 19 صفحہ 2 پر)

گوادر نیوز — مندوخیل

آج کی دنیا میں قدرتی وسائل سے زیادہ اہم انسانی وسائل ہیں

گوادر اور تربت صرف جغرافیائی اہمیت نہیں رکھتے بلکہ بلیوا کانومی، میری ٹائم ٹریڈ، ماہی گیری، کوسٹل مینجمنٹ اور سمندری وسائل کے حوالے سے بھی غیر معمولی امکانات رکھتے ہیں

چانسلر محض کسی اعلیٰ تعلیمی ادارے کا سربراہ ہی نہیں ہوتا بلکہ وہ نوجوان نسل کے مستقبل، جدید ریسرچ کے فروغ اور معاشرے کی فکری سمت کے تعین میں بھی کلیدی کردار ادا کرتا ہے

کوئٹہ (خ ن) گورنر بلوچستان جعفر خان مندوخیل نے کہا کہ ہماری اصل کامیابی اس وقت ہوگی جب پبلک سیکٹر یونیورسٹیوں کے طلبہ یہ محسوس کریں کہ ان کی صلاحیت، ان کا علم اور ان کا مستقبل اسی سرزمین پر قدر و منزلت رکھتا ہے۔ ہماری بھرپور کوشش ہے کہ ہمارے نوجوان نہ صرف اپنے مستقبل کو بہتر بنائیں بلکہ ملک و قوم کے مستقبل کی تعمیر میں بھی اپنا کردار ادا کریں۔ اس ضمن میں وائس چانسلر محض کسی اعلیٰ تعلیمی ادارے کا سربراہ ہی نہیں ہوتا بلکہ وہ نوجوان نسل کے مستقبل، جدید ریسرچ کے فروغ اور معاشرے کی فکری سمت کے تعین میں بھی کلیدی کردار ادا کرتا ہے۔ ہماری مشترکہ کاوشوں (بقیہ نمبر 20 صفحہ 2 پر)

☆☆☆